صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اور

فریضۂ نماز

از

مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی رحمہ اللہ

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند

جون 1956ء

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور فریضۂ نماز

(از مولٰنا عبد الصمد صاحب رحمانی مونگیر (بہار)

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ بازار میں تھے، نماز کی تکبیر ہوئی، دیکھا کہ صحابہؓ نے فوراً دوکانیں بند کردیں اور نماز میں داخل ہوگئے (صحیح البخاری صفحہ ۲۵۳ ج ۴)

(۲) صحابۂ کرام کے شغف کا حال یہ تھا کہ دو تہائی رات، آدھی رات، ایک تہائی رات کو نمازوں میں مشغول رہتے تھے، ان ہی کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے:-

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى	"بیشک تیرا رب جانتا ہے، تو کھڑا رہتا
مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ	ہے قریب دو تہائی رات کے اور آدھی
وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ۔	رات کے اور تہائی رات کے، اور ایک
(سورۂ مزمل)	جماعت ان لوگوں میں سے جو تیرے ساتھ ہیں"

حالانکہ نماز میں یہ شغف اُن پر فرض نہیں تھا، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح جب نماز میں مشغول پاتے تھے، تو شوق اتباع رسولؐ میں یہ بھی اپنی راتوں کو اسی طرح گذارتے تھے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ روایت ہے کہ "صحابہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور بہت کم سوتے تھے"۔ (ابوداؤد)

رات کی نماز کے لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کا نظم کرلیا تھا، کہ انہوں نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کردیا تھا۔ ایک حصہ میں خود نماز پڑھتے، دوسرے حصہ میں اُن کی بیوی نماز پڑھتیں، تیسرے حصہ میں اُن کا غلام نماز پڑھتا۔ اور باری باری ایک دوسرے کو جگاتے تھے۔ (بخاری)

(۴) حضرت عثمان بن مظعونؓ رات بھر نماز میں مصروف رہتے تھے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ، آپ نے اُن کو بلوایا۔ جب وہ آئے، تو آپ نے اُن سے فرمایا، کہ عثمان تم کو میری سنت سے اعراض ہے، حضرت عثمان بولے "خدا کی قسم یارسول اللہ! ایسی بات نہیں ہے، میں آپ کی سنت کا طالب ہوں"۔ تو آپ نے فرمایا، کہ میں سوتا بھی ہوں، اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔

عثمان اللہ سے ڈرو، تمہاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، اس لئے تم روزہ بھی رکھو، اور افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو، اور سویا بھی کرو۔ (ابوداؤد)

(۵) سعد بن ہشام کی روایت ہے، کہ حضرت عائشہ رضؓ نے ان سے فرمایا، کہ سورۂ مزمل کی ابتدائی آیتیں جب نازل ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام (رات کو اتنی دیر) نماز پڑھتے تھے، کہ ان کے پیر ورم کرجاتے تھے۔

(ابوداؤد)

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، کہ جب سورۂ مزمل کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں، تو صحابۂ کرام رمضان کی رات کی طرح تمام رات نماز میں گذار دیتے تھے (ابوداؤد)

(۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ، تم دن کو روزہ رکھتے ہو، اور رات بھر نماز پڑھتے ہو، میں نے عرض کیا "ہاں یارسول اللہ!" آپ نے فرمایا، کہ ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو، اور

انطار بھی کرو، رات کو نماز بھی پڑھو، اور سوؤ بھی۔ (بخاری)

(۸) حضرت ابودرداء صحابی بھی دن کو روزہ اور رات بھر نماز پڑھتے تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے مواخاتی بھائی تھے ایک دن ان کے ہاں مہمان ہوئے، تو ان کی بی بی کو نہایت مبتذل حالت اور میلے کچیلے لباس میں دیکھا، پوچھا، تمہارا یہ کیا حال ہے؟ جواب ملا، کہ تمہارے بھائی ابودرداء کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ کھانے کے وقت حضرت ابودرداء سے جب کہا گیا، کہ کھاؤ۔ تو انہوں نے کہا، میں روزہ سے ہوں، حضرت سلمانؓ نے کہا، کہ پھر میں نہیں کھاؤں گا۔ اس طرح انکو کھلایا۔ جب رات آئی تو حضرت ابودرداء نے نماز پڑھنی چاہی، حضرت سلمانؓ نے کہا، سوؤ۔ اس پر حضرت ابودرداء سو رہے، پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز پڑھنی چاہی، پھر حضرت سلمانؓ نے کہا، سوؤ۔ حضرت ابودرداء پھر سو رہے۔ جب رات کا آخری حصہ آیا، تو حضرت سلمانؓ نے کہا، اب اٹھو، پھر

پھر حضرت سلمانؓ نے کہا، کہ تم پر خدا کا بھی حق ہے، تمہارے نفس کا بھی حق ہے، تمہاری بی بی کا بھی حق ہے، ہر ایک کو اس کا حق ادا کرو۔ حضرت ابودرداءؓ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو اس واقعہ کو بیان کیا، حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمانؓ نے سچ کہا۔ (بخاری)

(۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے، تو ان پر شدت سے رقت طاری ہوجاتی تھی، اور قرأت پر اس کا اثر پڑتا تھا، اسی بنا پر جب مرض موت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ابوبکرؓ کو کہو، کہ نماز پڑھائیں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو گریہ کی وجہ سے اس پر قابو نہیں پائیں گے، لوگوں تک اپنی قرأت کی آواز نہ پہونچا سکیں۔ مگر پھر بھی آپ نے یہی فرمایا۔ کہ ابوبکرؓ ہی سے کہو، کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بخاری)

(۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے، کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی تھی، اس میں وہ نماز اور قرآن پڑھتے تھے، کافروں کے بچوں اور ان کی عورتوں پر اس کا اثر پڑتا تھا، اور وہ لوگ کھڑے ہوکر دیکھتے تھے حضرت ابوبکرؓ کا شدت گریہ سے یہ حال ہوجاتا تھا، کہ آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوجاتے تھے۔ (بخاری)

(۱۱) حضرت عبداللہ بن شدادؓ کی روایت ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اس زور سے روتے تھے، کہ میں ان کے رونے کی آواز پچھلی صف میں سنتا تھا۔ (بخاری)

(۱۲) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رات تہجد کے لئے کھڑے ہوئے، تو صرف ایک آیت کی تلاوت میں صبح کردی۔ اسی کو بار بار دوہراتے تھے۔ (اسد الغابہ)

(۱۳) حضرت ثابتؓ کی روایت ہے، کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے، اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے۔ (بخاری)

(۱۴) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے، تو متعدد سورتیں پڑھ ڈالتے تھے اور ان کی ربودگی کا یہ حال ہوتا تھا، کہ اس طرح کھڑے ہوتے تھے، کہ معلوم ہوتا تھا، کہ کوئی ستون کھڑا ہے، اور سجدے میں اتنی دیر رہتے تھے، کہ حرم کے کبوتر ان کی پیٹھ پر آکر بیٹھ جاتے تھے۔ (اصابہ وغیرہ)

(۱۵) بڑے سے بڑے المناک اور خونی واقعہ کا بھی اثر صحابہ کی نماز پر نہیں پڑتا تھا، اور وہ نماز میں اختلال کو راہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز شروع کی تھی پیچھے صحابہ کرام کی صفیں قائم تھیں۔ اسی حالت میں حضرت عمرؓ پر خنجر کا وار کیا جاتا ہے، پیٹ چاک ہوجاتا ہے، خون کا فوارہ جاری ہوجاتا ہے، فاروق اعظمؓ غش کھاکر گر پڑتے ہیں، یہ سب آنکھوں کے سامنے ہوجاتا ہے، مگر نماز میں اختلال نہیں آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ آگے بڑھ کر نماز پوری کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھاکر گھر لایا جاتا ہے۔ (بخاری)

(۱۶) عبداللہ بن ابی بکرؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ

اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو آپ کے سامنے ایک چڑیا اُڑی، اور نکلنے کے لئے بار بار اِدھر اُدھر اُڑنے لگی۔ اس نے حضرت ابوطلحہؓ کو متوجہ کر لیا۔ اور وہ کچھ دیر تک دیکھتے رہے۔ پھر نماز کا خیال ہوا۔ تو ان کو یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ دل میں کہا کہ اس باغ نے مجھ کو فتنہ میں مبتلا کر دیا۔ یعنی نماز کے اندر غیر اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور خضوع وخشوع جاتا رہا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اپنی نماز کا واقعہ بیان کیا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، آپ اس کو جہاں چاہیں صَرف فرمائیں۔ (موطا امام مالک)

(۱۷) ایک دوسرے انصاریؓ کا بھی اسی طرح کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے باغ میں جو مقام "قف" میں تھا، نماز میں مشغول تھے، کھجور کا موسم تھا، کھجوریں پک کر لٹک رہی تھیں، ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ پھلوں کے طوق شاخوں کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں، نظر جو اُس طرف چلی گئی، تو اس نے متوجہ کر لیا۔ پھر جب نماز کا خیال ہوا، تو یاد نہیں رہا، کہ کتنی رکعتیں پڑھیں، دل میں خیال ہوا، کہ اسی مال نے مجھ کو فتنہ میں مبتلا کر دیا یعنی نماز میں غیر اللہ کی طرف توجہ ہو گئی، اور انابت الی اللہ اور دربارِ الٰہی کی حضوری کا ادب جاتا رہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اُس وقت خلیفہ تھے، اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اس واقعہ کو بیان کر کے کہا، کہ یہ باغ صدقہ ہے، آپ اس کو اللہ کی راہ میں صرف فرمائیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے لئے پچاس ہزار میں فروخت کر دیا۔ (موطا امام مالک)

(۱۸) صحابۂ کرام کے ذوق وشوق، اور نماز کے ساتھ دل کے لگاؤ کا یہ حال تھا، کہ وہ نماز میں طویل قرأت کر کے بھی سیر نہیں ہوتے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں پوری سورہ بقرہ پڑھ دیتے تھے۔ (موطا عن عروہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دونوں رکعتوں میں کبھی سورہ یوسف اور سورہ نحل پڑھ دیتے تھے، اور کبھی سورہ یوسف اور حج پڑھ دیتے تھے، کبھی ایک رکعت میں سورہ کہف، اور ایک رکعت میں سورہ یونس پڑھ دیتے، اور کبھی سورہ ہود، اور سورہ بنی اسرائیل پڑھ دیتے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اکثر سورہ یوسف پڑھتے تھے۔ (شرح سفر السعادت مولانا عبدالحق محدثؒ)

(۱۹) صحابۂ کرام کا نماز سے ذوق وشوق کا یہ حال تھا، کہ جب سواری سے اُتر کر نوافل پڑھنے کا موقع نہ ہوتا تھا، تو سواریوں پر ہی نماز پڑھتے جاتے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سفر میں تھے، تو ان دونوں بزرگوں نے سواری کے اوپر بیٹھے بیٹھے نفل نماز پڑھی، اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (مسلم)

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے نکلے، تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پست آواز سے تہجد کی نماز پڑھ رہے ہیں، آگے بڑھے، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کی وجہ پوچھی۔ حضرت صدیقؓ نے عرض کیا، کہ میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا اُس کو تو سنا رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا، ذرا زور سے پڑھا کرو۔ حضرت عمرؓ سے وجہ پوچھی گئی، تو آپ نے کہا، کہ میں سونیوالوں کو جگا رہا تھا، اور شیطان کو دھتکار رہا تھا۔ (ترمذی)

(۲۱) نماز میں انابت الی اللہ، یکسوئی، استغراق کامل، یہ صحابہ کی خصوصیت میں داخل تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، کہ غزوہ ذات الرقاع میں ایک منزل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے، اور فرمایا کہ آج ہم لوگوں کی کون حفاظت کریگا؟ یہ سُنکر ایک شخص مہاجرین سے، اور ایک شخص انصار سے نکل کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا۔ حضورؐ نے اُن دونوں کو ایک پہاڑی کے درہ پر پہرہ دینے کے لئے حکم فرمایا، دونوں جب وہاں پہونچے تو مہاجر سو رہے اور انصاری نماز میں مشغول ہو گئے، دشمن جو گھات میں لگا ہوا تھا، اس نے لگاتار تاک کر تین تیر اس طرح مارے، کہ اُن کے بدن میں پیوست ہو گئے

خُون جاری ہوگیا، مگر اپنے ساتھی کو نہیں جگایا، جب نماز ختم کرلی، تب اپنے ساتھی کو جگایا۔ مہاجر نے کہا، سُبحان اللہ! پہلے تیر پر تم نے کیوں نہیں مجھ کو بیدار کیا؟ انصاری نے کہا، کہ میں ایسی سورت پڑھ رہا تھا، کہ اُس کو ختم کئے بغیر توڑ دینا پسند نہ آیا۔ (ابو داؤد)

(۲۲) مجاہد کی روایت ہے، کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت نماز میں خشوع کی وجہ سے ایسی ہو جاتی تھی، کہ معلوم ہوتا تھا کہ بے حس وحرکت ایک لکڑی کھڑی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

(۲۳) بہز بن حکیم کی روایت ہے، کہ زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے، اور بنی قشیر کی مسجد میں امام کی خدمت انجام دیتے تھے ایک دن صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی "فاذا نقر فی الناقور۔ فذالك یوم عسیر" (جس دن صور پھونکا جائے گا، وہ دن بہت سخت ہوگا)، تو دہشت کی وجہ سے رُوح پرواز کرگئی، اور بے جان ہوکر گر پڑے۔ (ترمذی)

(۲۴) سعید بن مسیب کی روایت ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تہجد کی نماز آدھی رات کو پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

(۲۵) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، کہ جب سورۂ مزمل کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں، تو صحابہ رمضان شریف کی طرح رات بھر نماز میں مشغول رہتے تھے۔ (کنز العمال)

(۲۶) امام حسن رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھے رہتے تھے، دن چڑھے صلوٰۃ ضحیٰ پڑھ کر امہات المومنین کے پاس سلام کرنے کو جاتے تھے۔ پھر گھر ہو کر مسجد چلے آتے تھے۔ (ابن عساکر)

(۲۷) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کفار قریش نے جب سُولی پر چڑھانے کے لئے سُولی کے نیچے لائے، اور پوچھا، کہ خبیب (رضی اللہ عنہ) کوئی تمنا ہے؟ تو تختہ دار کے نیچے بھی جس تمنا کا اظہار کیا وہ نماز تھی، کفار نے موقع دیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، اور پڑھ کر فرمایا، اگر تم یہ طعنہ نہ دیتے کہ موت کے ڈر سے نماز میں دیر کر رہا ہے، تو میں اس سے زیادہ دیر تک نماز پڑھتا۔

(۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب نماز میں زخمی کیا گیا، اور آپ مسجد سے گھر اُٹھا کر لائے گئے، تو آپ کو اُس وقت ہوش نہیں تھا جب ہوش آیا، تو آپ نے پوچھا، کہ لوگوں نے نماز ادا کی؟ میں نے کہا، ہاں! اس پر آپ نے فرمایا "لا اسلام لمن ترك الصلوٰۃ" پھر پانی مانگا، اور وضو کیا، پھر نماز پڑھی۔ (کنز العمال)

اسی حالت میں کہ آپ کے زخم سے خون جاری تھا، اور آپ نے نماز پڑھی تھی، یہ بھی فرمایا، (جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے) "لاحظ لمن، لاصلوٰۃ لہ" (ایسے شخص کی زندگی کے لئے کوئی لطف نہ رہا جو نماز سے عاجز ہوگیا)۔ (کنز العمال)

ابن سعدؓ کی روایت ہے، کہ آپ جس لباس میں زخمی کئے گئے، اسی لباس میں تین وقت کی نماز ادا فرمائی۔ (کنز العمال)

(۲۹) سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے آدھی رات کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں، اور چونکہ وہ قحط کا سال تھا، آپ یہ دُعا مانگ رہے اور بار بار دوہرا رہے تھے:-

"اے میرے اللہ! قحط سے ہم لوگوں کو ہلاک نہ فرما، اور اس بلا کو ہم سے دُور کردے۔"

(۳۰) سعید بن جبیر راوی فرماتے ہیں، کہ جماعت شروع ہوگئی تھی اور حضور صلعم نماز میں تھے، کہ ایک مسلمان ایک منافق کے پاس سے گذرا، تو اس نے ٹوکا کہ حضورؐ نماز میں ہیں، اور تم بیٹھے ہوئے ہو، اُس نے کہا کہ تم کو کام ہے تو تم اپنے کام کو جاؤ۔ اُس نے کہا کہ ابھی ایک ایسے آدمی تم پر گذریں گے جو تمہارے فعل پر باز پرس کریں گے، اتنے میں حضرت عمرؓ گذرے، آپ نے اُن کو دیکھ کر ٹوکا، کہ رسول اللہ نماز میں ہیں اور تو بیٹھا ہے؟ اس نے وہی بات کہدی جو پہلے شخص کو کہہ چکا تھا یہ سُننا تھا، کہ حضرت عمرؓ اُس پر ٹوٹ پڑے، اور اُس کو اتنا مارا کہ لہولہان ہوگیا، پھر آپ مسجد میں آکر نماز میں شریک ہوگئے

نماز کے بعد آپ نے حضور صلعم سے اس واقعہ کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ تم نے اس کی گردن کیوں نہیں ماردی؟ یہ سُننا تھا کہ حضرت عمرؓ بڑھے، پھر آپ نے ان کو واپس بلالیا۔ (کنز العمال)

(۳۱) عبید بن عبیرؓ کہتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز پڑھائی، اور اس میں سورۂ یوسف کو شروع کیا۔ جب اس آیت پر پہونچے "وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم" تو رو پڑے، اور ایسی حالت ہوگئی کہ آگے پڑھ نہیں سکے۔ تو رکوع میں چلے گئے۔ (کنز العمال)

(۳۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان مبارک میں خاص اہتمام فرماتے تھے، مسجد نبویؐ میں قندیلیں روشن کیجاتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ پر اس کا خاص اثر ہوا، تو آپ نے فرمایا، "نور اللہ علی قبر عمر کما نور علینا مساجدنا" (حضرت عمرؓ کی قبر کو نور سے بھر دے، انہوں نے ہماری مسجدوں کو منور کر دیا۔) (کنز العمال)

(۳۳) عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کو عشاء کی نماز میں کسی وجہ سے تاخیر ہوگئی، تو ہمنے نماز شروع کردی، آپ میرے پیچھے نماز میں شریک ہوگئے، میں سورۂ ذاریات پڑھ رہا تھا، جب اس آیت کریمہ پر پہونچا "وفی السماء رزقکم وما توعدون" تو بے اختیار اُن کی زبان سے "انا اشھد" (میں اس پر گواہی دیتا ہوں) اتنے زور سے نکلا کہ مسجد گونج اٹھی (کنز العمال)

(۳۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں، کہ جب حضرت عمرؓ نے مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا، تو اس شان سے نکلے، کہ تلوار کو گردن میں حمائل کرلیا، اور کمان کو مونڈھے پر لٹکالیا، اور تیروں کو ہاتھ میں لے لیا، اور بیت اللہ تشریف لائے، وہاں سرداران قریش خانہ کعبہ کے سامنے اپنا اپنا دربار جمائے بیٹھے ہوئے تھے، پہلے تو سات پھیرے طواف کے کئے، پھر دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد ایک ایک کرکے سب کے حلقے کے پاس آئے اور فرمایا، جو چاہتا ہو کہ اُس کی ماں اس کو روئے، اور اُس کا بچہ یتیم ہوجائے، اور اُس کی بیوی بیوہ ہوجائے، تو اِس وادی میں (جو مسجد حرام کے دروازہ سے باہر متصل ہی تھی) ہم سے مقابلہ کرے، لیکن کسی شخص نے آپ کا پیچھا نہیں کیا (کنز العمال) یعنی صحابہؓ خطرہ کے وقت میں بھی نماز سے نہیں رُکتے تھے۔

(۳۵) حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت ہوتی تھی، کہ جب نماز کا وقت آتا، تو آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوجاتا، لوگوں نے عرض کیا، کہ حضرت یہ کیفیت کیوں طاری ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا، کہ اُس امانت کے اُٹھانے کا وقت آگیا، جو اللہ تعالےٰ کی جناب سے جب آسمانوں اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی گئی، تو اس کے بوجھ اُٹھانے سے سب ڈر گئے، اور انکار کردیا۔ (احیاء العلوم)

(۳۶) سہل بن سعدؓ کی روایت ہے، کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خضوع وخشوع کی وجہ سے) نماز میں کبھی التفات نہیں فرماتے تھے۔ (کنز العمال)